نبی کریمؐ کا توکل علی اللہ

توکل کے لفظی معنی سپرد کرنے کے ہیں۔ اللہ پر توکل کرنے سے مراد اپنے آپ کو خدا کے بنائے ہوئے اسباب وقوانین کے سپرد کرنا ہے، اس اعتدال کے ساتھ کہ نہ تو محض ان اسباب پر کلی بھروسہ کیا جائے، نہ ہی ترک اسباب ہو۔ بلکہ خدا نے جو طاقت اور صلاحیت عطا کی ہے، اسے بروئے کار لانے کے بعد انسانی کوشش میں جو کمی رہ جائے، اسے خدا کے سپرد کیا جائے کہ وہ خود اسے پورا کرے گا۔ نبی کریمؐ نے توکل کے یہی معنی اپنی اُمّت کو سمجھائے۔

ایک دفعہ ایک بدو آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں اونٹ کا گھٹنا باندھ کر توکل کروں یا اونٹ کو چھوڑ دوں اور خدا پر توکل کروں۔ رسول کریمؐ نے فرمایا پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔ (ترمذی) 1

غزوۂ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے دشمن کے ممکنہ مقابلہ کے لئے پہلے اپنے ۳۱۳ نہتے صحابہ کی صفیں ترتیب دیں۔ اس تدبیر سے فارغ ہو کر آپؐ دعاؤں میں لگ گئے، یہ کامل توکل کی مثال ہے۔

توکل کے مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک تو علمی اور

ذھنی توکل ہے کہ ظاہری اسباب موجود نہ ہوں تو بھی خدا کی ذات پر بھروسہ ہو اور اسباب میسر آجائیں تو بھی کسی گھمنڈ کی بجائے یہ خیال رہے کہ اس میں بھی کوئی رخنہ باقی ہے، جسے خدا پورا کرے گا۔ یہ ہے خدا کی ذات پر مکمل بھروسہ اور عملی توکل یہ ہے کسی کام کے لئے سارے اسباب مہیا ہو جانے اور ساری تدبیروں اور کوششوں کے باوجود بھروسہ اسباب پر نہیں بلکہ خدا کی ذات پر ہو۔ یہ اصل توکل ہے جو کمزوری کے وقت نہیں طاقت کے وقت کیا جائے۔ یہی توکل ہے جس کا عرفان ہمیں نبی کریمؐ کی پاکیزہ سیرت سے عطا ہوتا ہے۔

جب اسباب بالکل معدوم نظر آتے تھے۔ اس وقت بھی رسول کریمؐ مایوس نہیں ہوتے تھے اور ہمیشہ خدا پر بھروسہ کرتے تھے۔

سفر طائف سے واپسی پر بھی توکل کا عجیب منظر دیکھنے میں آیا۔ رسول اللہؐ نے کچھ روز نخلہ میں قیام فرمایا۔ زید بن حارثہؓ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اب آپؐ مکہ میں کیسے داخل ہونگے۔ جب کہ وہ آپؐ کو نکال چکے ہیں۔ رسول اللہؐ نے کس شان توکل سے جواب دیا کہ ''اے زیدؓ! تم دیکھو گے اللہ تعالیٰ ضرور کوئی راہ نکال دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کا مددگار ہے۔ وہ اپنے نبی کو غالب کر کے رہے گا۔'' چنانچہ نبی کریمؐ نے سردارانِ قریش کو پیغام بھجوائے کہ آپؐ کو اپنی پناہ میں لے کر مکّہ داخلہ کا انتظام کریں۔ کئی سرداروں کے انکار کے بعد بالآخر مکہ کے ایک شریف سردار مطعم بن عدی نے آپؐ کو اپنی پناہ میں مکہ میں داخل کرنے کا اعلان کیا۔ (ابن سعد) 2

چنانچہ آپؐ کا توکل اپنی شان میں مسلسل بڑھتا ہی چلا گیا۔رسول کریمؐ ایک جنگ سے واپسی پر آرام فرما رہے تھے،ایک دشمن تاک میں تھا۔وہ تلوار سونت کر کہنے لگا،اب آپؐ کو مجھ سے کون بچائیگا۔نبی کریمؐ نے ظاہری اسباب کے معدوم ہونے کے باوجود کمال شان سے فرمایا میرا اللہ! اور تلوار دشمن کے ہاتھ سے گر گئی۔(بخاری) 3

ہجرت مدینہ کے سفر میں بھی رسول اللہؐ کے توکل کی عجیب شان ظاہر ہوئی۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم غارِ ثور میں پناہ گزیں تھے تو میں نے نبی کریمؐ سے کہا اگر مشرکین میں کوئی اپنے پاؤں کی جگہ پر جھک کر نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ سکتا ہے۔آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تمہارا ان دو اشخاص کے بارہ میں کیا گمان ہے۔جس کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔(بخاری) 4

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ کی تو ایک رات اور ایک دن ہی عمرؓ اور اس کی تمام اولاد سے بہتر ہیں۔اس کی ایک رات وہ تھی جب وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غارِ ثور میں پناہ گزیں تھے۔غار میں بچھوؤں اور سانپوں کے کئی سوراخ اور بل تھے۔حضرت ابوبکرؓ کو اندیشہ ہوا کہ کوئی موذی کیڑا حضورؐ کو نقصان نہ پہنچائے۔انہوں نے اپنے پاؤں ان سوراخوں پر رکھ کر ان کو بند کر دیا۔کسی کیڑے نے آپ کو کاٹ لیا تو تکلیف سے آپ کے آنسو گرنے لگے۔رسول کریمؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ! غم نہ کر اور پریشان نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکینت

عطا فرمائی۔ (بیہقی) 5

حضرت ابوبکرؓ کی اپنی روایت ہے کہ سفر ہجرت کے دوران جب سراقہ گھوڑے پر سوار تعاقب کرتے ہوئے ہمارے قریب پہنچ گیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اب تو پکڑنے والے بالکل سر پہ آپہنچے اور میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کی خاطر فکرمند ہوں۔ آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ اسی وقت آپؐ کی دعا سے سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اور وہ آپؐ کی خدمت میں امان کا طالب ہوا۔ (الحلبیہ) 6

اس وقت کس شان توکل سے آپؐ نے سراقہ کے حق میں یہ عظیم الشان پیشگوئی کی کہ سراقہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں ہونگے۔

غزوۂ حنین میں صحابہ کے پسپا ہوجانے کے بعد رسول اللہؐ کمال شان توکل سے تنہا آگے بڑھے تھے۔ اور بالآخر فتح پائی تھی۔

الغرض رسول اللہؐ کی ساری زندگی دراصل خدا پر توکل کی ایک خوبصورت مثال ہے۔ آپؐ کی دعا ہمیشہ یہ ہوتی تھی کہ اے خدا میں نے تجھ پر توکل کیا اور وہی آپؐ کا پہلا اور آخری سہارا ہوتا تھا۔

حوالہ جات

1 ترمذی کتاب صفة القیامه باب منه24

2 الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد1ص22

3 بخاری کتاب المغازی باب غزوة ذات الرقاع

4 بخاری کتاب فضائل الصحابه باب مناقب الانصار

5 دلائل النبوة للبیهقی جلد2ص46بیروت

6 السیرة الحلبیه جلد2ص43داراحیاء التراث العربی